شمع افشاں

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۱ جلد ۱۲ | لودیانہ ۵ مارچ سنہ ۱۸۸۵ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبار

امیر کابل کی نسبت پختہ خبر ہی کہ بمقام راولپنڈی یا انبالہ حضور گورنر جنرل ہند سے ملاقات کرینگے = **افغان** سرحدی کمیشن کے اخراجات ہندوستان سے لیے جاوینگے = **جنگ** مصر کے واسطے تین ہزار اونٹوں کی خریداری کا حکم آیا ہی = **سلطان** زنجبار نے کہدیا ہی کہ انگلستان ہی میرا دوست اور یکتا رفیق ہی = **کوکوں** کے سرپرست رام سنگھ قید رنگون میں مر گئے = **معاملات** مصر کی بابت انگلستان و اٹلی میں عہدنامہ مرتب ہو گیا ہی = **برہما** سے ۶ ہزار فوج چین کے مقابلہ کے لیے سرحد کی طرف روانہ ہو گئی ہی = **سرحد افغانستان** پر روسی فوجوں کی جمع ہونیکی خبریں آرہی ہیں = **جنگ** مصر میں ایک ہزار گورہ فوج قتل ہو چکی ہی = **روسی** لوگ حکمت عملی کی چال ہرات میں چلا رہے ہیں = **افغان** کمیشن کی انگریزی جماعت کی تعداد ۱۴۰۰ ہی = **جنگ چین** اور فرانس بدستور زور کے ساتھ جاری ہی = **روسی** گورنمنٹ نے ظاہر کیا ہی کہ ہماری نظر ہرات پر نہیں ہی = **لنڈن** کے وزیروں نے تجویز کیا ہی کہ بہت جلد ہرات کی مضبوطی کا سامان قائم کیا جاوے = **یونان** نے سلطنت انگریزی کے وکیل کو بیعزت کیا ہی اسلئے شاہ یونان سے سلطنت انگلستان نے جواب طلب کیا = **نظام** صاحب حیدرآباد نے سرکار انگریزی سے خواہش ظاہر کی ہی کہ میری فوج مصر میں روانہ کیجاوے = **مہاراجہ** صاحب بردوان آجکل سخت بیمار ہیں = **مقام** کسالہ میں مہدی کاذب اور انگریزی فوج کا مقابلہ بڑے زور کے ساتھ ہوا آخر کار مہدی کی فوج شکست کھاکر بھاگی اور تین ہزار چھ سو آدمی اُسکے قتل ہوئے = **سرحدی** کمیشن بالامرغاب چھوڑکر ہری رود کیطرف روانہ ہوگا = **حضور** وزیر اعظم ہند نے ڈیرہ غازی خان سے تھل چوٹالی ہوتی ہوئی پوشین کو سڑک ریل کی تعمیر میں ۲۰ لاکھ روپیہ کی منظوری فرمائی ہی = **پلٹن** درستے چار فوجی افسر جنگ مصر میں باربرداری کے واسطے مقرر ہوئے ہیں = **مصر** میں اسوقت انگریزی فوج کی تعداد ۲۰ ہزار کے قریب ہی = **شاہ** برہما نے سرکار انگریزی کو اپنی فوج میں دو ہزار سپاہی قواعد دان دینے منظور کئے ہیں = **حضور** قیصر ہند ملکہ معظمہ کا تاج قیمت میں ڈیڑھ کروڑ روپیہ کا ہی = **بھامو** میں انگریزی ریذیڈنسی کو مفسدوں نے جلا دیا ہی = **سمری** نگر میں امسال برفباری سالگزشتہ سے زیادہ ہوئی ہی اور اشجار ثمردار کو سخت صدمہ پہنچا ہی = **مہدی** کاذب کا ذاتی خرچ ایک لاکھ روپیہ ماہواری مقرر ہی = **میاں** میر لاہور میں جنگ مصر کے لئے شتربانوں اور خچر والوں کی بھرتی ہو رہی ہی = **کلکتہ** میں لنڈن سے بڑا ضروری حکم پہنچا ہی کہ ۳ ہزار اونٹ بہت جلد خرید کر مصر کیجانب روانہ کئے جاویں = **جلال** آباد میں ریلوی کی تعمیر کا سامان پشاور کی طرف سے روانہ ہونیوالا ہی = **خان** قلات کی نسبت خبر آئی ہی کہ وہ اب روسیوں سے کانا پھوسی کر رہا ہی +

نور افشاں

لودیانہ مشن کی ابتدائی کیفیت

—— یہہ بات سب پر روشن ہو کہ گذشتہ سال کے اخیر میں یعنے نومبر کی ۳ سے چھٹی دسمبر تک یعنے چار روز لودیانہ مشن کی طرف سے اُس مشن کے پچاس سال کے کام کی یادگاری کے لئے ایک جلسہ قرار پایا تاکہ لوگوں پر یہہ بات ظاہر کردیجائے کہ خدا نے کیونکر اُس مشن کے کام کو پچاس برس کے عرصے تک سنبھالا اور کہ کون کون سے کام نے اُس مشن کی کوششوں کے باعث سے انجام پایا اور کہ اُسکی اقبالمندی کی کیا کیفیت ہو چنانچہ اُس مشن کے ابتدائی تین یا چار سال کی کیفیت ملک امریکہ کے پادری جے۔ سی۔ لوری صاحب ڈی ڈی نے جنہوں نے ہند میں سنہ ۱۸۳۳ء میں آکے اس مشن کی بنیاد ڈالی تھی تحریر فرمائی ہو جسمیں سے چند باتیں اقتباس کر کے ہم ناظرین نور افشاں کے مطالعہ کے لئے یہاں درج کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ یہہ ہر ناظرین کے لئے مفید ثابت ہوگی۔ چنانچہ صاحب ممدوح یہہ فرماتے ہیں کہ +

ولیسٹرن- فارنگ مشنری سوسائٹی (مغربی بیرونی مشنری سوسائٹی) کی طرف سے سنہ ۱۸۳۳ء میں دو پادری صاحبان یعنے ولیم ریڈ صاحب اور جان سی لوری صاحب اس مشن کا کام کھولنے کے لئے مقرر ہوئے پر سنہ ۱۸۳۳ء تک وہ اس ملک کو روانہ نہو سکے- سوسائٹی میں روپیوں کی کمی کی وجہ سے یہہ دیری ہوئی- لیکن اس عرصہ میں یہہ صاحبان اپنے ملک میں مشنوں کے جاری کرنے کے بارے میں برابر نصیحتیں کرتے رہے سنہ ۱۸۳۳ء کے ماہ اکتوبر میں یہہ دونوں صاحبان مع اپنی بیم صاحبان کے شہر کلکتہ میں پہنچے- ان کو یہہ ہدایت ہوئی تھی کہ ہند کے شمالی حصہ میں پادریوں کی بڑی ضرورت معلوم ہوتی ہے اور اسکا سبب یہ ہے کہ اس زمانہ میں ان اطراف کا حال بخوبی معلوم نہ تھا انکو یہہ آزادی دی گئی تھی کہ جس جگہ پر خدا انکو لیجانا چاہے اُسی طرف کو چلے جائیں۔ اور یہہ سمجھا گیا تھا کہ شہر کلکتہ میں انکو یہہ معلوم ہو جائیگا کہ کس سمت کو جانا واجب ہوگا اس سبب سے کہ اسوقت سوسائٹی کی آمدنی بہت کم تھی اور ان اطراف کا حال بھی نامعلوم تھا اس بات پر بڑی بحث رہی کہ اتنے دورِ دراز فاصلے پر جانے کی کیا ضرورت تھی اور کہ اتنا بڑا خرچ کہاں سے آئیگا- البتہ اس دوری اور خرچ کی کمی کی عوض میں اگر یہہ بحث پیش ہوتی کہ ایسے ناتجربہ کار نوجوان اور نومرید اشخاص کو ایسے بھاری کام کے لئے کیوں مقرر کیا تو شائد کہ زیادہ واجب ہوتا- لیکن اسوقت کی سوسائٹی کے مہتممان بڑے دانا اور تجربہ کار آدمی تھے اور وہ ایسی کلیسیاؤں کے نائب تھے جو کہ صاحب ایمان اور صاحب دعا تھے- پر خیر اب ہم اسکو چھوڑ کے چند باتوں کا ذکر مناسب سمجھتے ہیں چنانچہ ہم سلسلہ وار ان باتوں کا ذکر کرتے ہیں +

(۱)- ان نووارد پادریوں کا اول کام یہہ تھا کہ اپنا کام شروع کرنے کے لئے جگہ کی تجویز کریں- اس مشورے میں خدا کی طرف سے انکو یقیناً ہدایت ملی- ان صاحبان کی طرف سے جو ہند کے مغربی اضلاع میں بخدمت انجیلی میں مشغول تھے علی الخصوص ڈاکٹر ڈف صاحب سے جنہوں نے ان اضلاع کی خدمت انجیلی کی نسبت میں اچھی تحقیقات بہم پہنچائی تھی بڑی دوستانہ مدد ملی- اُس زمانہ تک ان مغربی اضلاع میں روحانی باتوں کا دخل تا ہنوز نہ ہوا تھا الہ آباد سے شمال و مغرب اضلاع میں نہ کوئی یورپین نہ کوئی امریکن پادری تھا اور کل دو ہی انبٹ انڈین اس کام میں مشغول تھے جنمیں سے ایک الہ آباد میں اور دوسرا شہر دہلی میں مقیم تھا- اس صوبہ کے لوگ بڑے پکے ہندو سمجھے جاتے تھے- انمیں اکثر لوگ نوبت پرست تھے گو اکثر محمدی بھی تھے اور یہہ دونو ہی اس دنیا میں بے خدا اور بے امید لوگ تھے- اسکے گرد و نواح کے لوگ یعنے اتر کی اور پچھم طرف کے لوگوں میں مسیحی تھے ہی نہیں- یہاں کی آب و ہوا تندرستی کی نسبت میں بھی مفید تھی- چنانچہ مشن کے کام کے لئے راہ کھلی ہوئی نظر آئی- اور کسی دیگر فریق کے مسیحی بھی اُن اطراف میں جاتے نظر نہ آتے تھے مشکلات تو بیشک تھیں پر وہ مشکلات ایسی تھیں کہ جو انجیل ہی کی روشنی سے رفع ہو جا سکتی تھیں- ان صاحبان نے ممالک مغربی و شمالی کو چن لیا لیکن انکی نظر خاص پنجاب پر لگی تھی جو صوبہ کہ ستلج اور سندھ دریاؤں کے بیچ میں واقع ہو- شہر کلکتہ کے کل دوستوں نے اسکو پسند فرمایا اور پیچھے سے امریکہ والوں نے بھی اسکو منظور کر لیا- کلکتہ کے مشن خاندان والے انسے بڑی محبت اور مہربانی سے مسلوک ہوئے- وہ لوگ اس سبب سے اور زیادہ ہمدرد ہو گئے کہ کلکتہ میں پہنچنے کے چند ہفتے کے بعد ان دونو پادریوں میں سے ایک نے جو کہ بڑے نیک خصائل تھے اور بڑے ہونہار نظر آتے تھے قضا کی- خدا کو پسند آیا کہ کم سنی ہی میں انکو اپنے پاس بلالے- یوں اس مشن کی پہلی ملکیت ایک قبر تھی جسپر ایک مبارک امید کو روشنی چمکتی تھی +

(۲)- مشنریوں کا دوسرا کام اپنی جگہ پر پہنچ جانا تھا یعنے کہ یا تو انبالہ میں یا لودیانہ میں پہنچ جائیں ہر چند کہ انبالہ کو فوقیت دی گئی تھی- یہہ دونو جگہیں کلکتہ سے شمال و مغرب کی سمت پر عنقریب ۱۲- سو میل کے فاصلے پر واقع تھیں اور حدودی مقام سمجھی جاتی تھیں اور امید کیجاتی تھی کہ ان جگہوں سے کلام کا اثر دور و دراز جگہوں میں پھیل جا سکے گا- لیکن اُس زمانہ میں اتنی بڑی دوری کو طے کرنا بھی مشکل تھا- اُسوقت ریل تو تھی ہی نہیں کہ جلد وہاں پہنچ جاتے- جو سفر کہ اب ریل کی راہ سے دو یا تین روز میں طے ہو جاتا ہے اُسوقت اُسمیں مہینوں لگتے تھے- اسوقت وہاں جانے کے لئے دو ہی



راہیں یعنی یا تو دریا کی راہ سے جہاں تک ہو سکتا جاتے اور بعد اسکے ڈیروں میں کوچ مقام کرتے جاتے جسمیں مہینوں کا عرصہ لگتا یا تو پالکی ڈاک پر جاتے جس راہ سے دو ہفتہ کے عرصہ میں پہنچ جانیکی امید ہوتی لیکن اسمیں ایک اور بھی دقت تھی کہ خرچ زیادہ ہوتا اور اسباب بھی کم ہی ساتھ لیجا سکتے تھے- بہرحال دریا کی راہ سے جانا ٹھن گیا پر بوجہ دیری کے قدرے ٹھہر جانا مناسب معلوم ہوا اس عرصے میں وہ اس ملک کی زبان کو بھی کسیقدر سیکھ لے سکتے تھے بس اس افراتفری میں انمیں سے ایک کی موت کی سی نوبت آتی ہوئی نظر آنے لگی اور بیماری نے ایسا دبا لیا کہ کام میں بالکل ہیچ ہو گیا اسی سبب بعض میں ڈاکٹر صاحب نے اپنے ملک کو لوٹ جانے کی صلاح دی اور پادری صاحب کی میم صاحبہ ٹھائیسویں جولائی ۱۸۳۳ء کو اس ملک سے روانہ ہو گئیں اور زندگی نے بھی وفا نہ کی وہ راہ ہی میں مر گئیں- پس جہاں ابتدا میں چار کس تھے وہاں اب ایک ہی باقی رہگیا اور یہی اکیلے لودیانہ مشن کے بانی ہوئے+

یہہ با تیمامنہ صاحب چھبیسویں جولائی کو کلکتہ سے مغربی و شمالی اضلاع کیطرف روانہ ہوئے اور بخیریت ماہ اکتوبر کی نویں تاریخ کو کانپور میں وارد ہوئے یہہ وہی شہر ہے کہ جسمیں ہزارہا انگریزونکا غدر میں خون ہو گیا گو اسوقت وہاں بخوبی امان تھا- وہاں سے پالکی کی سواری لیگئی اور آگرہ اور دہلی میں ایک دو روز ٹھہرتے ہوئے آخر پانچویں نومبر کو شہر لودیانہ میں داخل ہوئے+

(۳) اس اٹھارہ سو چونتیس ۱۸۳۴ء میں لودیانہ دریائے ستلج کے کنارے پر واقع تھا اور شہر کی آبادی قریب بیس ہزار کے تھی اور پنجاب کی مشرقی سرحد یہی تھی اور سرکاری فوج بھی یہاں مقیم رہتی تھی- اُسوقت یہہ ایک سکھ راجہ کی ریاست تھی جو کہ سرکار انگریز کی حفاظت میں تھا گو بندوبست تھا کہ انبالہ میں قیام کیا جائے اور سرکار رہینہ سے وہاں رہنے کی اجازت بھی ملگئی تھی پر کئی وجہوں سے لودیانہ ہی میں قیام کرنا لازم آگیا+

- ان دنوں میں مکان کرائے پر بہم پہنچ نہ سکتا تھا سو جب پادری صاحب کو کچھ صحت ہو گئی تو قلعہ میں افسروں کے ساتھ رہنے کو ایک کمرہ ہاتھ آگیا- لیکن جب ایک برس کے بعد پادری جیمس نیوٹن اور پادری جان نیوٹن صاحبان مع اپنی میم صاحبان کے یہاں آگئے تو شہر کے قریب قلعہ کے مقابل پر ایک بنگلہ کچھ عرصہ کے لئے کرایہ پر مل گیا- مکان کا معاملہ بڑا مشکل تھا لیکن ایسا اتفاق ہوا کہ ۱۸۳۵ء کے شروع میں راجا صاحب کا انتقال ہو گیا اور اس شہر کا انتظام سرکار انگریز کے ہاتھ آگیا- اسکے چند عرصہ کے بعد کپتان ویڈ صاحب کی امداد سے ایک قطعہ زمین کا مل گیا جس پر سرکار کی طرف سے کچھ تھوڑا سا محصول لگایا گیا تھا یہہ جگہ پہلے دیکھنے میں ننگی اور ویران سی نظر آتی تھی پر جب جوتی بوئی گئی تو فصل کی عمدہ امید نظر آنے لگی+

پر علاوہ مکان کے ایک بڑی دقت کی بات یہہ تھی کہ مشن اسکول کا جاری کرنا بڑی مشکل بات تھی یہہ صوبہ تو حال ہی میں انگریزوں کے ہاتھ میں آگیا تھا اور سابق زمانہ کی بدعملی کی وجہ سے لوگوں کی ایسی حالت ہو رہی تھی کہ مشن اسکول جاری کرنے کی اجازت دینے میں حاکموں کو بڑا وسواس تھا اور خوف تھا کہ کچھ مطلب نہ نکلیگا اسلئے گو مکان کے لئے اعلیٰ حاکموں کی طرف سے اجازت ہو گئی پر اسکول کے جاری کرنے کی اجازت دفعتاً نہ مل سکی گو کہ پادریوں کی آمد سے پہلے ہی ایک چھوٹا سا اسکول کھول دیا گیا تھا- اور اُمید کی گئی تھی کہ ایسے پادری صاحبان کے سپرد کر دینا شاید بہتر ہوگا- تو بھی بڑا خوف تھا کہ شاید اسکا نبھنا مشکل ہوگا- پر مشن کے لئے یہہ ایک ضروری امر تھا اور اس سے افضل کوئی تدبیر نظر بھی نہیں آسکتی تھی- لہٰذا بڑی مشکل سے اور دوستانہ ربط و ضبط کے ذریعہ سے مسیحی طرز تعلیم منظور ہو گئی چنانچہ جو فائدہ اس سے پہنچا ہو وہ پچاس برس سے برابر مفید مطلب ثابت ہوتا چلا آیا ہے حتیٰ کہ کسی کو اسکی سود مندی کے بارے میں کچھ بھی شک نہیں ہوا ہے+

جیوں جیوں تازہ قافلہ پادریوں کا آتا گیا تیوں تیوں اور اور باتیں بھی پیش آتی گئیں اور عبادتوں کا جاری رکھنا ہندوستانی معلموں اور مددگاروں کا پیدا کرنا اور چھاپے خانے کا جاری کرنا یہہ ساری تدبیریں عمل میں آئیں اور الہ آباد سے راولپنڈی تک کل مقاموں میں مشنوں کے جاری کرنے کا خیال مد نظر ہو گیا+

۱۸۳۴ء سے ۱۸۸۴ء تک کی سرگذشت کے اوپر لحاظ کرنے سے یہہ صاف ظاہر ہے کہ بیشک خدا کی مدد مشن کے شامل حال رہی ہے- تکلیفیں تو بہت سی آئیں اور مشکل بڑے بڑے درپیش ہوئے رنج والم کا بھی سامنا رہا امیدیں بھی اکثر پوری نہ ہوئیں تاہم خدا کے فضل سے چھوٹی سی ابتدا کا انجام بڑا وسیع ہوا ہے- انجیل کی منادی میں ترقی ہوتی آئی ہے اسکولوں میں بھی بڑی ترقیاں ہوگئی ہیں کلام دور دور از اطراف تک پھیل گیا ہے بہت سے باشندے بھی مسیح پر ایمان لائے ہیں کلیسیائیں قائم ہو گئیں انجیل کے خدمت گذار بھی زیادہ ہو گئے ہیں بہرحال خدا کی برکت پر غور و فکر کرنے سے ہمکو کامل شکرگذاری کا اور اسکی حمد کرنے کا بڑا موقع ملتا ہے- اسکی آیندہ حالت زیادہ ہونہار نظر آتی ہے- پس جتنے اس کام میں مشغول ہیں چاہئے کہ خدا کے اوپر بھروسا کریں اور امید ہے کہ دوسرے پچاس برس کے ختم ہونے تک زیادہ تر مفید اور

بجا رہی ہیں جنہیں دیکھنے میں آ ینگے اور خدا کا جلال زیادہ تر رونق پکڑیگا + از مخزن المسیحی

سوڈان

سوڈان کے ہولناک واقعات نے عجیب ہل چل مچا دی ہے ہمارا بہادر جرنیل گارڈن مرگیا اور اُسکے ساتھ ہزارہا جانباز برٹش بھائی کام آئے اب ہندوستان اور انگلستان دونوں ملکوں کے بیشمار جبر اور سپاہی اُسی معرکہ کی تیاریاں کر رہے ہیں اور چند روز میں وہاں جا دھمکینگے اب اس لڑائی بڑی مہیب صورت دکھلا رہی ہے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اسکا انجام کیا ہوگا۔ جو واقعہ سوڈان میں ابھی ہو چکا ہے اُسکے ہونیکا کسیکو بھی علم نہ تھا اور اب آیندہ سہ ماہی تک جو کچھ ہوگا وہ بھی کوئی نہیں بتلا سکتا۔ ایک سال گذرا ہے کہ جانباز گارڈن سوڈان میں گیا تھا تاکہ سوڈانی اقوام کو سمجھا بجھا کر اُنکے ہاتھ سے مصری فوج کو رہائی دلا دے شامت اعمال سے قوموں نے اُسکا کہا نہ مانا اور فوج کو نہ چھوڑا کاش اگر اُسوقت وہ لوگ گارڈن کی بات مان لیتے مصری فوج کو بلا نقصان جانے دیتے اُسکا بال بیکا نہ کرتے تو سوڈان کو آج یہہ دن دیکھنے نہ پڑتے لیکن متعصب قوموں نے مہدی کی جو فتویٰ کی اُسکے فتووں پر عمل کیا فوج کو نہ چھوڑا اور نتیجہ یہہ ہوا کہ قتل و قتل اور خون پر خون ہوتا گیا خونریزی نے آخر نوبت یہاں تک پہنچائی کہ اُسکے خاتمہ کی جلد امید نہیں کیجا سکتی خدا جانے آیندہ کیا ہو اور کسقدر بندگان خدا کی جانیں ضائع ہوں۔ یہہ ہر انسان کے واسطے دعا مانگنے کا وقت ہے کہ خدا اپنے غریب بندوں پر فضل کرے اور اس ناگہانی قتل اور خونریزی سے بچاوے +

بڑھے ہوئے پھیپھڑے صفرادیت ضعیفت ضعف معدہ۔ ڈاکٹر ولس کے اپیل پینس سے دفع ہو جاتی ہے۔ قیمت ۵ پینس۔ بی۔ ایس۔ میڈن کیمپنی جنرل ایجنٹ بمبئی سے ملتی ہے +

روس بجانب ہند

ایک ہمعصر لکھتا ہے کہ۔ اگر روس کو کبھی ہندوستان کے لینے کا وہم و خیال بھی ہوتا ہو تو یہہ اُن انگریزی وقائع نگاروں کی عنایت ہے جو یہہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہندوستانی تخت انگلستان کے سچے خیر خواہ نہیں ہیں اور اُنپر انگلستان کو اعتماد نکرنا چاہئے۔ اگر انگلستان کو منظور ہے کہ ہندوستان باعث قوت ہو نہ کہ باعث ضعف۔ تو اب بھی صبح ہے۔ انگلستان کو چاہئے کہ ہندوستانیوں اور انگریزوں میں کسی قسم کا پولیٹیکل تمیز نکرے۔ بلکہ ہندوستان کو اپنا ایک ہاتھ سمجھے۔ اور تمام شکوکات کو اپنے دل سے دفع کرکے اُنکو پورا موقعہ دیوے کہ وہ اسبات کو ثابت کریں کہ اُنکا ملک انگلستان کا قوت بازو ہے۔ پس اگر گورنمنٹ بجائے اسکے کہ کل رعایا کے ہتھیار رکھوا لئے گئے ہیں تمام بڑے بڑے شہروں میں شرفاء ہندوستانی والنٹیر بھرتی کرے اور اُنکو انگریزی قواعد سکھاوے تو پھر دنیا میں روس کی تو کیا ہستی ہے۔ تمام یورپ کے بادشاہ بھی ہماری قیصر کیطرف آنکھ اُٹھا سکیں +

ایک اخبار سے معلوم ہوا کہ چند روسی افسر والی چترال کے پاس شہنشاہ روس کیطرف سے چار عدد پستول طلائی اور چار عدد تفنگ اور ایک کمربند زرین بطور تحفہ کے لائے۔ اور افسران مذکور نے وہ ہدئے والی چترال کی خدمت میں پیش کئے۔ والی مذکور نے بخوشی اُنکو قبول کیا اور جو کچھ پیغام تھا وہ کہا۔ اسکے بعد ان لوگوں کو والی مذکور نے واسطے پیمایش پہاڑ و میدان و جنگل وغیرہ اپنے چند ملازم اُنکو بطور بدرقہ کے ہمراہ کرکے رخصت کیا +

اسی کے متعلق ہمکو خبر ملی ہے کہ روسی لوگ یہاں کے علاقہ یاسین پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں بلکہ قیمتاً یہہ جگہ لیتے ہیں۔ والی چترال کے وزیر نے (جو جعفر خان کا بیٹا اور باشندہ موضع تالی جو چترال سے بسمت شمال بفاصلہ ۱۶ میل واقعہ ہے) روسی جماعت مذکور کو دعوت بھی دی۔ اور وہ خود بھی واسطے پیمائش کے اُنکے ہمراہ روانہ ہوا۔ علاقہ یاسین کی نسبت یہہ بیان کیا جاتا ہے کہ یہہ جگہ قابل رہنے فوج کے ہے۔ روسی لوگ قلعہ واخر سے لیکر قلعہ خوم تک جو بکنارہ دریائے آکسس واقع ہے بخوبی پیمائش کر چکے ہیں۔ حاکم بدخشان اور نیز خالی بیگ بھی اُنکے جال میں پھنس گیا۔ یہہ بھی سُنا گیا ہے کہ سوات کے لوگ ظلم امیر کابل سے خوف زدہ ہوکر چاہتے ہیں کہ انگریزی سایہ میں رہیں۔ امیر کابل سوات اور بجور پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن باجور کا خان بھی انگریزی سایہ ہی کو ترجیح دیتا ہے۔ چنانچہ خط و کتابت بذریعہ معتبران سرحدی جاری ہے۔ اگر گورنمنٹ اس درخواست کو منظور کرے تو چترال کے ساتھ خط و کتابت کرنے میں جو اب تک (براہ کشمیر) دو ماہ سے زیادہ صرف ہوتے ہیں اور رستہ کی دقت مزید برآں ہے چھ سات روز درکار نہ ہونگے۔ اور واقفیت کا ذریعہ بڑھ جاویگا۔ امیر کابل کے سفر ہند کی نسبت خبریں جتنی کم سننے میں آتی ہیں خیالات اسقدر افراط سے ظاہر ہوتے ہیں اور وقت کی رفتار بھی عجیب ہے گذشتہ زمانہ میں اگر امیر کابل چاہتا تھا کہ ہند میں آکر گورنمنٹ سے فیصلہ کرے تو اب گورنمنٹ خواہشمند ہے کہ اسکو بلاوے اور سمجھاوے۔ وسط ایشیا کے معاملات کی جو حالت کہ اسوقت موجود ہے اُس سے لازم آتا ہے کہ انگلستان کو امیر عبد الرحمن کے خیالات اور پالیسی کی نسبت غلط فہمی نہو۔ اور اسی غلط فہمی کو رفع کرنا اُنکی دعوت کا باعث بیان کیا جاتا ہے۔ یہہ اسی صورت میں رفع ہو سکتی ہے کہ وہ دورخی لباس کو تن سے جدا کرکے۔ اور مشتبہ حرکات کو خیرباد کہکر۔ انگلستان کے ساتھ ایک دل اور ایک جان ہوکر رہے اور دونوں کے خیالات اور ارادوں میں مطابقت اور

میل بحال نظر آوے۔ اسبات کی ضرورت اُن افواہوں سے اور بھی ثابت ہو رہی ہے جو روسیوں کے کابل میں وارد اور موجود ہونے کی نسبت برابر مشہور ہو رہی ہیں اگر امیر صاحب درحقیقت سیدھی راہ کو پسند کرنیوالے ہیں تو اسکی موجودگی کی وجہ نہیں معلوم کیا ہو سکتی ہے۔ اور یہہ بھی ہرگز خیال نہیں کیا جاتا کہ روسی انکر امن وامان کے ساتھ اُن خونخوار کابلیوں میں رہ سکتے ہیں کہ جنھیں انگریزوں کا رہنا ایک خوفناک ثابت ہوچکا ہے۔ علاوہ ازیں امیر کی حکومت اسوقت افغانستان میں امن امان کے ساتھ قائم ہے۔ اور وہ ہندیں آنے کی نسبت کسی فساد کی حجت پیش نہیں کر سکتے امیر کابل کا شوق ریلوے کے اجرا کی نسبت ظاہر ہوتا ہے۔ وہ پہلے درمیان کابل وجلال آباد کے ریلوے بنائینگے اور اسکے بعد اور کسی علاقہ میں۔ سامان ہند سے جاویگا۔ اور یہہ بھی خبر ہے کہ امیر صاحب نے ہندوستان سے ایک ڈاکٹر کو بلایا تھا کہ ہمارے دانتوں میں درد ہے۔ اسکا علاج کرے چنانچہ ڈاکٹر تیار بھی ہوا لیکن گورنمنٹ نے روکدیا ✻ اخبار عام

افواج ہند کی مصر کو روانگی

صاحب اخبار عام لکھتے ہیں کہ جو دیسی فوجیں مہم سوڈان کے لئے نامزد ہوئی ہیں وہ پوری طاقت کے ساتھ روانہ ہونگی یعنے رسالہ میں ۵۵۵۔ اور پیادہ جمنٹ میں ۸۳۲ نفر شامل ہوں گے ان میں جسقدر آدمی بیمار یا کمزور رہونگے وہ نکالکر انکی جگہ دوسری رجمنٹ سے مضبوط اور تندرست سپاہی لئے جاوینگے اور ان رجمنٹوں میں نئے سپاہی بھرتی کئے جاوینگے ہر ایک رجمنٹ کے ساتھ ۸ انگریز افسر ہونگے تمام افسروں اور سٹاف کے لئے کابل جنگ کے مقدار پر سامان بہم پہنچیگا۔ دیسی فوج پیادہ کو فالتو بستہ بھی ملیگا اور تمام سپاہ کو مفت راشن عطا کیا جاویگا۔

تمام گھوڑے ٹٹو وغیرہ جو مر جائینگے انکی ذمہ دار سرکار ہوگی۔ اناج بھوسہ وغیرہ کمسریٹ سے ملیگا اور دیسی افسروں کو خاص شرح پر تنخواہ ملیگی۔ یعنے تین سو روپیہ رسالدار کو اور بیس روپیہ سوار کو۔ فوج کے گھر روپیہ روانہ کرنے کی نسبت اور انتظام کیا جاویگا تمام فوجیں اپنے علموں کو اپنے ہمراہ لیجاوینگی۔ ہر ایک سپاہی کو بندوق پیچھے پانسو فیر کا سامان ملیگا۔ اور فی توپ ابھی ۲۰۰۔ فیر کا۔ اس مہم کے ہمراہ تین ہزار اونٹ اور ساربان ہونگے۔ اور ساربان صرف ڈیڑھ ہزار ایسے ہوں گے جو بکری اونٹوں کو رکھنا جانتے ہوں۔ خچر ان ۲۰۰۔ اور پانچ ہزار ڈولی بردار ہوں گے اور بہشتی ۳۰۰ اور خیمے جو ۲۔ ہزار یورپین اور ۳۔ ہزار خدمتگار اول ہفتہ مارچ میں ایک ہزار اونٹ کراچی سے روانہ ہوں گے چنانچہ ۲۵۔ اگنبوٹ کرایہ پر لئے گئے ہیں۔ دیسی فوجوں کو ایک بارانی چدر ۲ عدد جرسی۔ ایک جوڑہ بوٹ۔ ایک سیاہ کمبل ایک عدد کنٹواس اور ۲۔ خلالین سستے کمربند سپاہی پیچھے ملینگے اور خدمتگاروں کو بارانی چدر ۲ عدد بنیاں ایک جوڑہ جوتہ کمبل کوٹ خلالین کا کمربند اور روئی کا پاجامہ ۲ عدد دیسی فوج کو علاوہ رسد مقررہ کے فی سپاہی ایک پونڈ گوشت ملیگا اور خدمتگاران کی رسد یہہ ہوگی آٹا یا چاول ڈیڑھ پونڈ۔ دال ۴۔ اونس۔ گھی ایک اونس۔ نمک $\frac{1}{2}$ اونس تنخواہ سبکو انگریزی سکہ کے روپیہ سے ملیگی +

چوہوں پر آفت

اس سے چوہے چوہیاں گبریلا لکھیاں چینونٹے چینونٹیاں کھٹمل جھینگر اور حشرات الارض لال بیگ مچھلی کو فوراً دفع ہو جاتے ہیں قیمت ساڑھے سات پینس پی۔ ایس۔ میٹن کمپنی جنرل ایجنٹ بمبئی سے ملتی ہے +

اخبار ولایتی

لنڈن ۲۲۔ فروری گورڈن صاحب کے سرکاری مراسلے شائع ہو گئے ہیں۔ سب سے آخری مراسلہ مرقومہ ۱۴۔ دسمبر سے جو ۳۱۔ دسمبر کو پہنچا تھا ظاہر ہوتا ہے کہ خرطوم اُسوقت بربادی کے قریب تھا۔ رسد کم ہوگئی تھی۔ تین طرف سے محصور تھا اور رات اور دن لڑائی کی گرم بازاری تھی۔ اس مراسلہ میں لکھا ہے۔ مطامع اور بربر کے راستے سے جلد آوٗ۔ ایک مراسلہ مرقومہ ۴۔ نومبر جو ۱۴۔ نومبر کو موصول ہوا مظہر ہے کہ اسوقت مطامع میں ۵ اگنبوٹ لارڈ وولسلی صاحب کے احکام کے منتظر تھے۔ اور قلعہ بند فوج چالیس روز تک بسہولیت قائم رہ سکتی تھی مگر اسکے بعد قائم رہنا مشکل تھا +

قاہرہ ۲۲۔ فروری شہزادہ حسن کی روانگی بطرف سوڈان بدیں وجہ ملتوی ہوگئی کہ ہز ہائینس نے بغیر ترتیب ترک واحتشام کے جانا منظور نہ کیا +

قاہرہ ۲۳۔ فروری جدید جنگ سوڈان کی تدبیر حسب ذیل ہے۔ جنرل برکنبری صاحب ابو حامد پر پیشقدمی کرینگے۔ اور موسم گرما کے لئے وہاں مقیم ہونگے لارڈ وولسلی صاحب کورتی میں قیام رکھیں گے اور موسم خزاں میں ایک ہی وقت فوج خرطوم اور بربر پر پیشقدمی کریگی +

بمبئی ۲۴۔ فروری اخبار بمبئی گزٹ کو ایک تار قاہرہ سے اس مضمون کا آیا ہے کہ مہدی خرطوم سے نکلکر سرعت کے ساتھ مطامع کیطرف بڑھ رہا ہے اسکے تحت میں بیس ہزار باغیوں کی جمعیت ہے اور جیسا جیسا آگے بڑھتا ہے اُسکی جمعیت بھی زیادہ



ہوتی جاتی ہے۔ وہ عبات الغبو میں پہنچگیا جو دریائے نیل کے مشرقی جانب اور مقام شیندی سے ۲۰ میل جنوب کی طرف ہے +

لنڈن ۲۲۔ فروری سر جیمز فرگسن صاحب گرینڈ کمینڈر آف دی اسٹار آف انڈیا بنائے گئے +

لنڈن ۲۴۔ فروری لارڈ سالسبری صاحبنے کل رات ہوس آف لارڈز میں گورنمنٹ کے خلاف سوڈان کے چھوڑنے بوجہ مصر اور سلطنت انگلشیہ دونوں کے لئے یکساں خوفناک ہے ملامت کے ووٹ کی اطلاع دی +

سر سٹیفورڈ نارتھ کوٹ صاحب نے ہوس آف کامنس میں گورنمنٹ کے خلاف ملامت کے ووٹ کی تجویز پیش کی اور فرمایا کہ گورنمنٹ نے سوڈان کی نسبت جو پالیسی اختیار کی تھی وہ بے نتیجہ ثابت ہوئی۔ اور کہ یہہ اسلئے تھی کہ وہاں ایک مستحکم گورنمنٹ قائم کرے مسٹر گلیڈسٹون نے اُنکے جواب میں مرحوم جنرل گورڈن کی بڑی دلسوزی سے تعریف کی۔ اور فرمایا کہ غیر متوقع دغا کے سبب ہماری فوج اُنکو بچانے میں قاصر رہی۔ انہوں نے گورنمنٹ کی پالیسی کی تائید کی اور اعتماد کا ووٹ مانگا۔ اُس وقت اس بحث کو ملتوی کرنے پر اتفاق کیا گیا +

شاہی خاندان برلش اور پرنس آف ویلز اپریل میں آئرلینڈ کی سیر فرمائینگے +

پیرس ۲۲۔ فروری آج یہاں ڈائنامیٹ اُڑانے والوں کی ایک کانگرس د جلسہ ہوئی اور یہہ ارادہ کیا گیا کہ ڈائنامیٹ اُڑانے کے سلسلہ کو تمام انگلستان میں وسعت دیجاوے +

لنڈن ۲۴۔ فروری۔ مسٹر کراس نے ہوس آف کامنس میں بجواب ایک سوال کے فرمایا کہ گورنمنٹ کو خبر ملی ہے کہ روسی فوج پل خاتون تک بڑھ گئی ہے اور نیز خبر ہے کہ وہ مقام ساری یاری تک پیشقدمی کر گئی +

لنڈن ۲۴۔ فروری۔ گلیڈاسٹون صاحب نے آج ہوس آف کامنس میں بجواب ایک سوال کے فرمایا کہ موجودہ اور سابقہ وزارتوں نے افغانستان کو خارجی حملہ سے بچانے کی نسبت جو بیانات کئے ہیں ابھی تک پورے طور پر عملدرآمد ہے +

سرحدی کمیشن افغانستان۔ لارڈ اتی فٹزمارس صاحب نے بجواب ایک سوال کے فرمایا کہ اس بیان میں کچھ بھی صداقت نہیں کہ سر پیٹر لمسڈن صاحب بدنیو جوال ہرات میں چلے گئے ہیں کہ افغانوں اور روسیوں کے مابین عنقریب مخالفت کا اندیشہ ہے ہز لارڈشپ نے فرمایا کہ غالباً اسوقت سر پیٹر لمسڈن صاحب مقام گورلن میں ہیں۔ جو دریائے خشک پر ہرات سے ساٹھ میل شمال کی طرف واقع ہے +

بمبئی ۲۵۔ فروری اخبار ٹائمز آف انڈیا کو ایک تار برقی لنڈن سے اس مضمون کا آیا ہے کہ توقع کیجاتی ہے کہ ووٹ ملامت کا نتیجہ یہہ ہوگا کہ جس کی کثرت گورنمنٹ کی تائید میں رہیگی۔ افواہ ہے کہ وزارت میں تغیر و تبدل ہوگا۔ گلیڈاسٹون صاحب اور چمبرلین صاحب رہینگے لارڈ ڈربی اور لارڈ گرینول کنارہ کش ہو جائیں گے اور انکی بجائے گوشن صاحب اور فاسٹر صاحب داخل ہونگے بیان کیا جاتا ہے کہ سر چارلس ڈلکی صاحب فارن سکرٹری ہونگے اور لارڈ ڈفرن بجائے صاحب سکرٹری آف سٹیٹ نوآبادیہا اور گوشن صاحب لوکل گورنمنٹ بورڈ کے پریزیڈنٹ +

اٹک ۲۴۔ فروری۔ سر چارلس انجیلس صاحب معہ پارٹی آج صبح وارد اٹک ہوئے ہز آنر کی پارٹی نے دریائے سندھ کو بذریعہ کشتیوں کے عبور کیا۔

اٹر۔ کلارک صاحب سول سروس ڈپٹی کمشنر راولپنڈی ٹرٹن سمتھ صاحب ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس اور دوسرے افسروں نے بوقت اترنے استقبال فرمایا +

لنڈن ۲۵۔ فروری گلیڈاسٹون صاحبنے گزشتہ شب ہوس آف کامنس میں بجواب ایک سوال کے فرمایا کہ گورنمنٹ کل افغانی سرحد بشمول ہرات کو تحقیق کرنے اور اسکے تحفظ کے لئے وہ تدابیر عمل میں لارہی ہے جو اسکو سب سے بہتر معلوم ہوتی ہیں مگر بالفعل اسبارہ میں کچھ زیادہ بیان کرنا مناسب ہے +

ہندوستانی فوج۔ کراس صاحب نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ انگریزی افواج ہند کو زیادہ کرنا ضروری خیال نہیں کیا گیا +

فرانس اور برہما۔ ایک اور سوال کے جوابمیں کراس صاحب نے فرمایا کہ گورنمنٹ نے اُس عہدنامہ کے مضمون کو دیکھا ہے جو فرانس اور برہما کے مابین ہوا ہے یہہ بالکل تجارتی طور کا ہے +

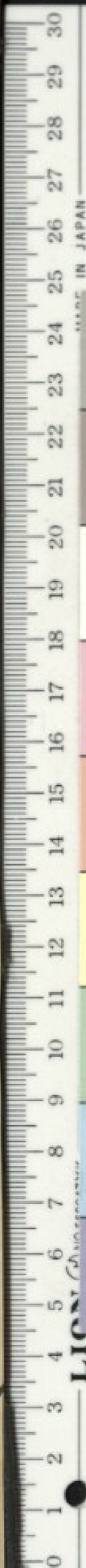
ملامت کا ووٹ ملامت کے ووٹ پر گزشتہ شب بحث ہونا شروع ہوا تھا مگر پھر ملتوی کیا گیا +

جمعہ کے روز تقسیم ہوگی +

کنسرویٹو فرقہ کا جلسہ۔ آج یہاں فرقہ کنسرویٹو کا بہت بڑا جلسہ ہوا۔ لارڈ سالسبری صدرنشین تھے۔ اس جلسہ میں اسبات پر اتفاق ہوا کہ فرقہ کنسرویٹو کار و بار ہاتھ میں لینے کے لئے تیار ہے +

قاہرہ ۲۵۔ فروری جنرل بریکنبری صاحب کے کالم کا ایڈوانس گارڈ امید کی جاتی ہے کہ آج ابوحامد پہنچ جائے گا +

کورسکی ۲۵۔ فروری مہدی اور لیڈروں کے



گروہوں کے جاسوس یہاں اور طفیل کی سرحد کے مابین جگہ بجگہ پائے گئے ہیں +

لنڈن ۲۶- فروری سرکاری خط و کتابت متعلقہ بیندگا ئیا شائع ہو گئی ہے- اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۲۴ جنوری کو سرانڈورڈ میلٹ صاحب نے پرنس بسمارک سے ملاقات کی- اثنائے ملاقات میں پرنس موصوف نے انگلستان کی اس وضع کی سخت شکایت کی جو اس نے سوالات متعلقہ نوآبادیہا کے متعلق اختیار کی ہے- انہوں نے کہا کہ انگلستان نے مجھکو مجبور کیا ہے کہ فرانس سے اعانت کی درخواست کروں- ارل گرینول صاحب نے اسکا جواب دیا کہ پرنس بسمارک کی وضع میں انگلستان کی نسبت تبدیلی ہو جانا ایسے اسباب کے سبب ہے جنکے لیئے انگلستان جوابدہ نہیں +

لنڈن ۲۵- فروری کل رات مسٹر گلیڈسٹون نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے صاف بیان کر دیا کہ گورنمنٹ چند تجاویز سوچ رہی ہے جس سے یقین ہے کہ سرحد افغانستان کی کافی حفاظت ہوگی- نہ صرف سرحد افغانستان کی بلکہ مقام ہرات بھی محفوظ کیا جاویگا لیکن اسوقت مناسب نہیں معلوم ہوتا کہ ان سب تجاویز کو مفصل ظاہر کر دیا جاوے +

افواج ہند مسٹر کراس انڈر سکرٹری آف سٹیٹ انڈیا نے بیان کیا کہ ہندوستان کی افواج کی تعداد اور طاقت بڑھانے کی کچھ ضرورت معلوم نہیں ہوتی +

معاملات فرانس و برہما ان معاملات کے باب میں آپنے یہہ فرمایا کہ گورنمنٹ نے وہ عہد نامہ دیکھا ہے جو فرانس اور برہما کے مابین قرار پایا ہے- ملکی معاملات سے اُسے کسی قسم کا تعلق نظر نہیں آتا +

کل رات اُس تجویز کے کما حقہ فیصلہ کرنے کے واسطے پارلیمنٹ کا پھر اجلاس ہوا- لیکن بعد ازاں کل معاملہ اگلے دن پر چھوڑا گیا- جمعہ کے دن امید ہے کہ سب نتیجہ انتہا ہو جائیگا- آج فرقہ مخالف یعنے کنزرویٹوز کا ایک بڑا عالیشان دربار منعقد ہوا جسکے میر مجلس صاحب اُسالسبری تھے فیصلہ یہہ ہوا کہ اگر اب کے موجودہ وزارت کو شکست ہوگی- تو ہمارا فرقہ کل طاقت کو اپنے ہاتھ میں لینے کے لیئے مستعد ہوگا +

لنڈن ۲۹- جنوری کاغذات سررشتہ متعلقہ نیو گینی شائع ہو گئے ہیں- اُنسے ظاہر ہوتا ہے کہ ۲۶ جنوری کو سرایڈورڈ مالٹ نے پرنس بسمارک سے ملاقات کی تھی- اس ملاقات کے اثناء میں پرنس بسمارک اس امر کے شاکی تھے کہ انگلستان کا موجودہ برتاؤ بلحاظ اسکے صوبجات ماتحت کے اچھا نہیں- اور شاید اس امر میں فرانس سے مدد کی حاجت ہو- ارل گرینول صاحب نے اسکے جواب میں فرمایا کہ پرنس بسمارک کی انگلستان کے برخلاف شکایت کرنے کا سبب ایک ایسا ہے جس کو انگلستان سے مہم کسی طرح منسوب نہیں کر سکتے- اور انگلستان کسی حالتمیں اسکا ذمہ وار ٹھہرایا جا نہیں سکتا +

اخبار دیلی نیوز دیا میں درج ہے کہ جنابہ مس ستیہانو تھنا صاحبہ جو شہر مدراس میں زنانہ اسکول پڑھاتی ہیں اپنی سالانہ رپوٹ میں تحریر فرماتی ہیں کہ سال گذشتہ میں ایک لڑکی از اہل ہنود جسکی عمر قریباً ۱۴ سال کے ہوگی عیسائی ہوئی اور اُسنے اپنے والدین کی مرضی سے یہہ دین قبول کر کے اپنے آپ کو کلیسیا میں داخل کیا- باوجودیکہ وہ عیسائی ہو گئی ہے اُسکے رشتہ داروں و اقربا نے اُنکو اپنے گھر سے علیحدہ نہیں کیا ہے +

امید ہے کہ ہمارے ناظرین اخبار جو تعصب کے دوست نہیں ہیں اس خبر کو سنکر خوش ہونگے کیونکہ اُنسے جو کچھ کیا حق بجانب کیا ہے- شاباش ہے اُسکے والدین اور رشتہ داروں کو کہ اُنہوں نے اسکو اپنے گھر سے جدا نہیں کیا ہے یقین ہے کہ وہ لوگ بھی ضرور غیر متعصب ہونگے- یہہ جو کچھ جدائی اہل ہنود یا اہل اسلام کرتے ہیں صرف اپنی طرف سے کرتے ہیں- اہل عیسوی کی طرف سے ہرگز نہیں ہوتی ہے- ہمکو یہہ ضرور یقین ہے کہ جسقدر عرصہ سے مدراس میں دین حق کا ظہور ہو رہا ہے اُسیقدر عرصہ میں پنجاب میں بھی ایسا ہی ہو جاویگا +

رسیلات

جناب بابو جدو سنگہ صاحب از رائے پور- [illegible]
جناب مسٹر مارٹن کلب صاحب از میرٹھ- [illegible]
نامعلوم الاسم- [illegible]
جناب منشی بلدیو سہائے صاحب از قلعہ دیدار سنگہ- [illegible]
جنابہ مس لوئیس صاحب از لاہور- [illegible]
جناب سید محمد میر خادم صاحب بہادر از حیدرآباد سندھ [illegible]
جناب بابو درگا پرشاد صاحب آنریری مجسٹریٹ از فتح گڈھ- [illegible]
جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بابت میونسپل کمیٹی لودیانہ- [illegible]
جناب منشی نولکشور صاحب از بہاؤ نگر- [illegible]
جناب دت صاحب از بسولی- [illegible]
جناب پادری طامس ہامل صاحب از پنڈدادنخان [illegible]
جناب سردور سنتھیاس صاحب از دھرمسالہ- [illegible]
جناب منشی بہاری لال صاحب- [illegible]
جناب پادری ایم- جی گولڈ اسمتھ صاحب از مدراس- [illegible]
جناب پادری جی- اے لفرائے صاحب از دہلی- [illegible]
جناب مسٹر ٹی- جمعمن صاحب از سنول- [illegible]

جناب منشی تارا چند صاحب طالب علم از ساہیوال۔ ۱۸
جناب مسٹر فورن بی صاحب از شجاع آباد۔ عہ
جناب سردار اتم سنگھ صاحب ۸
جناب سید شہاب الدین صاحب از دہلی۔ عہ
جناب مس لکھمی مین صاحبہ از سیالکوٹ۔ للعہ
جناب مسٹر بوٹیل صاحب از کلارک آباد۔ للعہ
جناب پادری جارج شرٹ صاحب از سکھر۔ لعہ
جناب سردار عطر سنگھ صاحب بہادر سی آئی اے۔ از لودیانہ۔ عہ
جناب بابو مسیح الدولہ صاحب پوسٹماسٹر مالیر کوٹلہ۔ عہ
جناب منشی عطر سنگھ صاحب از کمال پور۔ عہ
جناب کشن سہائے صاحب از فتح گڈھ۔ عہ
جناب منشی محمد نجم الدین صاحب از حوض قاضی۔ عہ

لودیانہ

موسم بحالت اعتدال ہے مگر ہولی کے بلیاروں کی طبیعت ابھی اعتدال پر نہیں آئی ہے۔ ہمنے ہفتہ گذشتہ میں لکھا تھا کہ ہولی کے کیا کیا سامان بعض بعض اہل ہنود کی طرف سے مہیا ہو رہے ہیں سو اسکے موافق ملکہ اس سے بھی بڑھ چڑھ کر کے ظہور میں آیا۔ ہمکو زیادہ تر افسوس تعلیم یافتوں پر ہے اور اُنسے زیادہ بعض آریہ سماج والوں پر کہ جو ناچ و رنگ میں مشغول تھے۔ ہمارے ہندی جسقدر چاہیں تعلیم پاویں جسقدر چاہیں سوسائٹیاں قائم کریں۔ کیا ہی لکچر دینا سیکھیں مگر اپنے آبا و اجداد کی رسومات کو جو کیسی ہی جا بے کردہ اور مقبوح ہوں ہرگز ترک نکرینگے +

سُنا جاتا ہے کہ موضع سونیت سے جو یہاں سے ۲ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور جو کسی زمانہ میں ایک بڑا عالیشان شہر اور ایک مہاراجہ کی ریاست گاہ ہو چکی ہے اور اُسکے کھنڈرات ابھی موجود ہیں) ایک شخص نے خبر دی کہ فلان موقع پر فلان راجہ کا خزانہ مدفون ہے۔ چنانچہ سرکار کی طرف سے اب وہ مقام کھودا جاتا ہے جسقدر اُسکو ہمنے جا کر دیکھا اُسکی حقیقت یہ پائی جاتی ہے کہ گذشتہ زمانہ کا ایک چبوترہ ہے اور ایسے مصالح سے تیار کیا ہوا ہے کہ ریخ سے ریخ کو علیحدہ کرنا مشکل ہے چنانچہ ۱۲۔ فٹ تک گہراؤ میں کھد چکا ہے اور ایک کانی کوڑی تک نمودار نہیں ہوئی۔ شہر کے صدہا آدمی جوق جوق وہاں جاتے ہیں اور طرح طرح کی باتیں بناتے ہیں اصل کیفیت تا حال ظاہر نہیں ہوئی ہے +

ذیلداروں کی بابت ہمنے ایک دو دفعہ لکھا ہے کہ بعض بعض ذیلداروں کی حالت نگرانی کے قابل ہے یقین ہے کہ ہمارے جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اسطرف توجہ فرماوینگے +

جو شکر میں لودیانہ سے جگراؤں تک جاری ہیں انکے بعض بعض گھوڑے نہایت ہی ماڑے اور دبلے اور ضعیف ہیں اسپر انکو بیتحاشا مارا اور چلایا جاتا ہے اگر گھوڑوں کا داروغہ انکی نسبت رپورٹ کرے تو فرد انسداد ہوگا کیونکہ جو جو شرائط گاڑی والونکے لائسنس میں درج ہیں اُس سے اکثر باتیں خلاف وقوع میں آ رہی ہیں +

سنیچر کی شام کو جناب ڈاکٹر روس صاحب جو عرصہ ہفت سال سے لودیانہ میں شفاخانہ کے اعلیٰ افسر تھے بحصول رخصت دو سالہ ولائت کو تشریف لے گئے اور سنا جاتا ہے کہ اب انکی پنشن ہو جاوے گی اور پھر واپس نہ آئینگے۔ روانگی کے وقت خلقت کا بڑا ہجوم تھا +

اشتہار

از عدالت مسٹر کار سٹیفن صاحب بہادر ڈسٹرکٹ جج ضلع لودیانہ

بمقدمہ ناداری نمبر (۶) مرجوعہ ۱۹۔ فروری ۱۸۹۵ء مسمیان اسمٰعیل و پیر السیران دھومن کمہاران سکنہ لودیانہ ناداران +

جو کہ مسمیان اسمٰعیل و پیر السیران دھومن ذات کمہار سکنہ لودیانہ ناداران نے درخواست ناداری زیر دفعہ ۳۴۴۔ ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء عدالت ہذا میں مشتہر قرار دیئے جانے دیوالیہ پیش کر کے قرضہ ذمگی خود العماصہ حسب تفصیل ذیل لکھایا ہے۔ اور جائداد اپنی الماصہ درج کرائی ہے۔ لہذا مقدمہ مذکورہ بالا میں تاریخ پیشی ۶۔ اپریل ۱۸۹۵ء مقرر ہو کر بغرض سماعت عذرات یا دعوی قرضخواہان بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ جس کسی قرضخواہ کو نسبت نادار مذکورہ الصدر کے دعوی ہووے وہ تاریخ مذکورہ پر حاضر عدالت ہو کر اپنا دعوی پیش کرے اور ثابت کرا دے۔ ورنہ بصورت غیر حاضری ہر ایک قرضخواہ کا قرضہ بروئے فرد قرضہ مدخلہ نادار صحیح متصور ہوگا +

فہرست قرضہ اسم وار

گوری مل پسر بخشی رام و شنتا مل پسر گوری مل سکنہ لودیانہ بروئے ڈگری و تمسکات۔ الـ
گنگا رام کھتری بھابڑ ساکن لودیانہ بروئے تمسکات۔ ماعہ
کرپا رام بانیہ ساکن لودیانہ قرضہ زبانی۔ للعہ
روڑ مل ساہوکار سکنہ لودیانہ بذریعہ ڈگری۔ ماللعہ
دسوندھی مل و ٹھاکر مل کھتری بذریعہ تمسکات۔ لعہ
عمر السیر جان جولاہہ ساکن لودیانہ عا

دستخط جج مہر عدالت